بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیافرماتے ہیں مفتیانِ کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ:

کشمیر اور اس کے باشندوں پر بھارت کے مظالم کے مختلف پہلو دنیا کے سامنے ہیں۔ کشمیری عوام کو عالمی برادری سے مکمل طور پر لاک ڈاؤن کے ذریعہ منقطع کردینا؛ پوری دنیا میں اس کی مسلّمہ حیثیت کو مسخ کرنے کے جنون نے ظالموں کو آئین تک ناحق تبدیل کرنے پر آمادہ کیا، جو مہذّب قوموں کی اقدار کی نہایت مکروہ پامالی ہے۔ اب اس سلسلے کی اگلی کڑی یہ ہے کہ بھارت کے ہندوؤں کو کشمیر میں زمین خریدنے کا قانون پاس کیا گیا؛ گویا فلسطین کی تاریخ دہرائی جارہی ہے، اس طرح کا حق جب یہودیوں کو دیا گیا، تو انہوں نے اسے فلسطین پر اپنا غاصبانہ قبضہ جمانے میں ایک اہم حربے کے طور پر استعمال کیا۔ اب سوال یہ ہے کہ ایسے میں کیا کسی کشمیری مسلمان کیلئے یہ شرعاً جائز ہے کہ بھارت کے ہندو کو اپنی زمین فروخت کرے؟ بینوا توجروا۔

عبد اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلّیاً

کشمیر شروع سے ایک مسلمان ریاست ہے جو کسی بھی حیثیت سے بھارت کا حصہ نہیں ہے۔ اقوام متحدہ کی قراردادیں اور خود بھارتی آئین کی دفعات 370 اور 35 اے اس بات کو تسلیم کرتی ہیں۔ اب بھارت نے مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں پر ظلم وجبر کر کے انہیں بدترین کرفیو اور لاک ڈاون کا نشانہ بنایا، اور بھارت کے آئین میں تبدیلی کر کے اُسے بھارت کا حصہ بنانے کی کوشش کی ہے، اور اب یہ کوششیں ہو رہی ہیں کہ کشمیر میں بھارتی ہندوؤں کو اُسی طرح لا کر آباد کیا جائے جس طرح صیہونی یہودیوں نے فلسطین کی زمینوں پر قبضہ کر کے مسلمانوں کو وہاں سے جلاوطن کیا، اور اسرائیل کی ناجائز ریاست قائم کر لی۔

ان حالات میں کشمیر کے مسلمانوں کے لئے سخت ناجائز ہے کہ وہ اپنی زمینیں کسی ہندو کو فروخت کریں۔ ایسا کرنا نہ صرف کشمیر کے مسلمانوں کے ساتھ بلکہ پورے عالم اسلام کے ساتھ سنگین غداری کے مرادف ہو گا۔ قرآن وسنت کے احکام اور ان پر مبنی فقہاء کرام کی عبارتیں اس بارے میں بالکل واضح ہیں کہ کفار کے ہاتھوں کوئی بھی ایسی چیز بیچنا جسے وہ مسلمانوں کے مفاد کے خلاف استعمال کر سکتے ہوں، سراسر ناجائز اور بدترین گناہ ہے۔ سب سے پہلے قرآن کریم کی یہ آیات ملاحظہ فرمائیں:

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوا بِمَا جَاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ يُخْرِجُونَ الرَّسُولَ وَإِيَّاكُمْ أَنْ تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي تُسِرُّونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَخْفَيْتُمْ وَمَا أَعْلَنْتُمْ وَمَنْ يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ (1) إِنْ يَثْقَفُوكُمْ يَكُونُوا لَكُمْ أَعْدَاءً وَيَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ وَأَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوءِ وَوَدُّوا لَوْ تَكْفُرُونَ (2) لَنْ تَنْفَعَكُمْ أَرْحَامُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (3) قَدْ كَانَتْ لَكُمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِي إِبْرَاهِيمَ وَالَّذِينَ مَعَهُ إِذْ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ إِنَّا بُرَآءُ مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَاءُ أَبَدًا حَتَّى تُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَحْدَهُ إِلَّا قَوْلَ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ شَيْءٍ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ (4) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ (5) } [الممتحنة: 1 – 5]

اے ایمان والو! اگر تم میرے راستے میں جہاد کرنے کی خاطر اور میری خوشنودی حاصل کرنے کے لیے (گھروں سے) نکلے ہو تو میرے دشمنوں اور اپنے دشمنوں کو ایسا دوست مت بناؤ کہ ان کو محبت کے پیغام بھیجنے لگو، حالانکہ تمہارے پاس جو حق آیا ہے، انہوں نے اس کو اتنا جھٹلایا ہے کہ وہ رسول کو بھی اور تمہیں بھی صرف اس وجہ سے (مکے سے) باہر نکالتے رہے ہیں کہ تم اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لائے ہو۔ تم ان سے خفیہ طور پر دوستی کی بات کرتے ہو، حالانکہ جو کچھ تم خفیہ طور پر کرتے ہو، اور جو کچھ علانیہ کرتے ہو، میں اس سب کو پوری طرح جانتا ہے۔ اور تم میں سے کوئی بھی ایسا کرے، وہ راہ راست سے بھٹک گیا۔ اگر تم ان کے ہاتھ آجاؤ تو وہ تمہارے دشمن بن جائیں گے اور اپنے ہاتھ اور زبانیں پھیلا پھیلا کر تمہارے ساتھ برائی کریں گے، اور ان کی خواہش یہ ہے کہ تم کافر بن جاؤ۔ قیامت کے دن نہ تمہاری رشتہ داریاں ہرگز تمہارے کام آئیں گی، اور نہ تمہاری اولاد۔ اللہ ہی تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا، اور تم جو کچھ کرتے ہو، اللہ اسے پوری طرح دیکھتا ہے۔ تمہارے لیے ابراہیم اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے، جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا کہ: ہمارا تم سے اور اللہ کے سوا تم جن جن کی عبادت کرتے ہو، ان سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں، اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی اور بغض پیدا ہو گیا ہے جب تک

تم صرف ایک اللہ پر ایمان نہ لاؤ۔ البتہ ابراہیم نے اپنے باپ سے یہ ضرور کہا تھا کہ: میں آپ کے لیے اللہ سے مغفرت کی دعا ضرور مانگوں گا، اگرچہ اللہ کے سامنے میں آپ کو کوئی فائدہ پہنچانے کا کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے پروردگار آپ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے، اور آپ ہی کی طرف ہم رجوع ہوئے ہیں، اور آپ ہی کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں کافروں کا تختہ مشق نہ بنائیے اور ہمارے پروردگار! ہماری مغفرت فرما دیجیے۔ یقیناً آپ، اور صرف آپ کی ذات وہ ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کی حکمت بھی کامل۔

پھر اسی سورت میں آگے ارشاد ہے:

{لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (8) إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَى إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ (9)} [الممتحنة: 8، 9]

اللہ تمہیں اس بات سے منع نہیں کرتا کہ جن لوگوں نے دین کے معاملے میں تم سے جنگ نہیں کی، اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہیں نکالا، ان کے ساتھ تم کوئی نیکی کا یا انصاف کا معاملہ کرو، یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے. اللہ تو تمہیں اس بات سے منع کرتا ہے کہ جن لوگوں نے تمہارے ساتھ دین کے معاملے میں جنگ کی ہے، اور تمہیں اپنے گھروں سے نکالا ہے، اور تمہیں نکالنے میں ایک دوسرے کی مدد کی ہے، تم ان سے دوستی رکھو۔ اور جو لوگ ان سے دوستی رکھیں گے، وہ ظالم ہیں۔

ان آیات کریمہ میں اس بات پر سخت وعید بیان فرمائی گئی ہے کہ کوئی شخص مسلمانوں کے مفاد کے خلاف کسی برسر جنگ غیر مسلم سے دوستی کا کوئی ایسا معاملہ کرے جس نے مسلمانوں پر ظلم روار کھا ہو۔ اور جو کوئی اس حکم کی خلاف ورزی کرے، اسکو اللہ تعالی نے ظالم قرار دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ موجودہ حالات کے پس منظر میں بھارت کے ہندووں کو اپنی زمین بیچنا انکی اس ظالمانہ منصوبہ بندی میں تعاون کرنا ہے جس کے تحت وہ کشمیر میں مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ قرآن کریم کا دوٹوک حکم ہے کہ:

{وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ.} [المائدة: 2]

اور نیکی اور تقوی میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو، اور گناہ اور ظلم میں تعاون نہ کرو، اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔

نیز ارشاد ہے:

{الَّذِينَ يَتَّخِذُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَيَبْتَغُونَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا} (سورة النساء:139)

وہ منافق جو مسلمانوں کے بجائے کافروں کو دوست بناتے ہیں، کیا وہ ان کے پاس عزت تلاش کر رہے ہیں؟ حالانکہ عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کی ہے۔

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ أَتُرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُبِينًا} (144)

اے ایمان والو! مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست مت بناؤ، کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ کے پاس اپنے خلاف (یعنی اپنے مستحق عذاب ہونے کی) ایک کھلی کھلی وجہ پیدا کر دو؟

{ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ } [المائدة: 57]

اے ایمان والو! جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی تھی ان میں سے ایسے لوگوں کو جنہوں نے تمہارے دین کو مذاق اور کھیل بنا رکھا ہے اور کافروں کو یار و مددگار نہ بناؤ، اور اگر تم واقعی صاحب ایمان ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو۔

اگر کوئی کافر مسلمانوں کو ایسا ہدیہ تحفہ دے جس سے مسلمانوں کا اجتماعی مفاد مجروح ہوتا ہو، تو ایسا ہدیہ لینا بھی جائز نہیں ہے، چنانچہ ایک مرتبہ ایک مشرک نے آپ کو ایک اونٹنی تحفے میں دینی چاہی، تو آپ نے یہ فرما کر اسکے تحفے کو واپس کر دیا کہ:

"فإنِّي نُهِيتُ عن زَبَدِ المشركين»

أخرجه أبو داود والترمذي عن عن عياض بن حمار رضي الله عنه (جامع الأصول ج 11 ص 610 حديث 9225)

یعنی مجھے مشرکین سے تحفہ لینے سے منع کیا گیا ہے۔

جب مسلمانوں کے مفاد کے خلاف مشرکین سے بلا معاوضہ ہدیہ تحفہ لینے کو منع کیا گیا ہے، تو انکو اپنی جائیداد بیچ کر نفع لینا جبکہ وہ مسلمانوں کے خلاف سازش کے لئے خرید رہے ہوں، کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ اس وقت صورتِ حال یہی ہے کہ انکا کشمیر کی زمین خریدنا کسی ضرورت کی وجہ سے نہیں، بلکہ ایک گہری سازش

کی وجہ سے ہے تاکہ مسلمانوں کی اکثریت کو ختم کیا جائے۔ ایسے میں انہیں زمین بیچنا بالکل حرام اور مسلمانوں کے ساتھ غداری کے مرادف ہے۔

اسلامی شریعت کا حکم یہ ہے کہ جو غیر مسلم اسلامی ریاست میں قانونی طریقے سے رہتے ہوں، انکو تمام شہری حقوق حاصل ہوتے ہیں، انکی جان ومال کا تحفظ اسلامی ریاست کی ذمہ داری ہے، چنانچہ انکو حق ہے کہ وہ مسلمانوں کے محلے میں زمین خرید کر وہاں رہ سکتے ہیں۔ لیکن اگر کسی ایک علاقے میں انکا ایسا اجتماع ہو جائے جس سے خطرہ ہو کہ وہ اسلامی ریاست کے خلاف کوئی سازش کر سکتے ہیں، توفقہاء کرام نے فرمایا ہے کہ انہیں اسکی اجازت نہیں دی جائیگی۔ چنانچہ شمس الائمہ حلوانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے پہلے تو یہ فرمایا کہ غیر مسلم شہریوں کو مسلمانوں کے علاقے میں گھر خریدنے اور وہاں رہنے کی اجازت ہے۔ اسکے بعد فرمایا:

"هذا إذا قلّوا وكان بحيثُ لا يتعطّل بعضُ جماعات المسلمين، ولا يتقلّل الجماعةُ بسكناهم بهذه الصّفة. فأمّا إذا كثُروا على وجهٍ يؤدّى إلى تعطيل بعض الجماعات أو تقليلها، مُنِعوا من ذلك، وأُمروا بأن يسكنوا ناحيةً ليس فيها للمسلمين جماعة. وهذا محفوظٌ عن أبي يوسف رحمه الله تعالى." (شرح السّير الكبير للسّرخسيّ 4:265)

یعنی "یہ حکم اس وقت ہے جب غیر مسلموں کی تعداد اتنی کم ہو کہ اس سے مسلمانوں کی بعض جماعتیں معطل یا کم نہ ہو سکیں۔ لیکن اگر انکی تعداد اتنی زیادہ ہو جائے کہ اس سے مسلمانوں کی کچھ جماعتوں کا معطل ہونا یا مسلمانوں کا کم رہ جانا لازم آتا ہو، تو انہیں اس بات سے روکا جائیگا، اور ایسی جگہ رہائش اختیار کرنے کو کہا جائیگا جہاں مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہو۔ اور یہ حکم امام ابو یوسف رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے قابل اعتماد طریقے سے منقول ہے۔"

یہ ان غیر مسلموں کی بات ہے جو ذمی کی حیثیت سے اسلامی ریاست میں رہ رہے ہوں۔ جب ذمیوں کے لئے یہ حکم ہے، تو وہ کفار جو دار الکفر میں رہتے ہوں، اور مسلمانوں کے خلاف ایک سازش کے طور پر کشمیر میں آباد ہونا چاہتے ہوں، تو ایک مسلمان کے لئے کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ انہیں اپنی زمین بیچے، چاہے وہ اسکی کتنی بھاری قیمت دینے کو تیار ہوں۔ ایسا کرنا سخت گناہ تو ہے ہی، پرلے درجے کی بے غیرتی بھی ہے۔

جب یہودی لوگ فلسطین میں مسلمانوں سے زمینیں خرید رہے تھے، اس وقت بھی عالم اسلام کے بڑے علماء نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ انہیں زمین بیچنا ناجائز ہے۔ چنانچہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک مفصل فتویٰ اس بارے میں موجود ہے جو امداد الفتاویٰ میں چھپا ہوا ہے۔ اسکے آخر میں وہ ذمیوں کا مذکورہ بالا حکم نقل کر کے فرماتے ہیں:

"وإذاكان هذا حُكمَ الذّمّيين وهُم مقهورون تحتَ حُكمِ الإسلام فكيف حُكمُ غيرِ الذّمّيّين الّذين ليَسوا فى شيئٍ منَ الاستسلام." (امدادالفتاوی3:60)

"جب ذمیوں کا یہ حکم ہے جو اسلامی قانون کے زیر نگیں ہوتے ہیں، تو جو غیر مسلم ذمی نہیں ہیں (یعنی غیر مسلم ملک کے باشندے ہیں) انکا حکم کیا ہوگا جبکہ انہوں نے اسلام کا کوئی قانون تسلیم نہیں کیا۔"

بہر حال! بھارتی حکومت ریاست کشمیر کی وہ حیثیت ختم کرنے کے درپے ہے جو وہاں کے مسلمان باشندوں کا پیدائشی حق ہے، اور نہ صرف عالمی طور پر مسلم ہے، بلکہ بھارت کا اصل دستور بھی اسکی گواہی دیتا ہے۔ اسی غرض سے اس نے بھارتی ہندووں کو وہاں بسانے کا قانون پاس کیا ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ

اس ناپاک اقدام کو ہر طرح روکیں، اور کوئی مسلمان کسی باہر کے ہندو کو اپنی جائیداد بیچنے کا سخت گناہ اپنے سر نہ لے۔

اس موقع پر پاکستان سمیت تمام مسلمان ملکوں کا فرض ہے کہ وہ کشمیر کے مظلوم و مقہور مسلمانوں کی ہر طرح مدد کریں، اور بھارت کے ناپاک عزائم کو کامیاب نہ ہونے دیں۔ ایسا نہ ہو کہ اسرائیل کے قیام کی مکروہ تاریخ خدانخواستہ اس علاقے میں بھی دہرائی جائے۔ واللہ سبحانہ اعلم

بندہ محمد تقی عثمانی

10 ذوالقعدہ 1441

جولائی 2020